احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 3

منگل 21 جنوری 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 21 جنوری 2003ء 17 ذیقعد 1423 ہجری-21 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 18

اعمال کا چشمہ

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات کے بعد ایک صحابیہ ام العلاءؓ نے رویا میں دیکھا کہ عثمانؓ کا ایک چشمہ چل رہا ہے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر فرمائی کہ چشمہ سے مراد ان کے اعمال ہیں-

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب العین الجاریۃ حدیث نمبر 6500)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے رویا و کشوف کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت مسیح موعود کو رویا کے ذریعہ آئندہ واقعات کی پیش خبریاں عطا ہوئیں

احباب جماعت جہیز کو اہمیت نہ دیں۔ اصل جہیز لڑکی کی سیرت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17-جنوری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جنوری 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- جس میں آپ نے گزشتہ جمعہ کے بیان فرمودہ مضمون بابت رویا وکشوف کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے رویا وکشوف کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا- حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر ہوا-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 52 کی تلاوت فرمائی جس میں وحی الٰہی اور اس کی اقسام وذرائع کا بیان ہے- حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا صادقہ اور کشوف سے نوازا تھا اور کئی آنے والے واقعات کی پیشگی خبر کشوفؑ کے ذریعہ دی- آپ نے کشفی حالت میں کئی بزرگان سے ملاقات بھی کی-

حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا اور اس نے آکر آپ کی آنکھیں نکالیں اور آنکھوں میں مصفّٰی نور ڈال دیا اور انہیں روشن ستارے کی مانند بنا دیا- کشفی طور پر آپ کو سورۃ فاتحہ ایک خوبصورت گلاب کی طرح دکھائی گئی- اس خواب کی تعبیر میں آپ نے سورۃ فاتحہ کی خوبصورت تفسیر بیان فرمائی- ایک بار عالم کشف میں آپ نے دیکھا کہ آپ نے بعض قضا وقدر کے فیصلے لکھے کہ آئندہ ایسے ایسے ہوگا اور انہیں حاکم اعلیٰ کے پاس دستخطوں کے لئے پیش کیا- الٰہی قلم نے جنبش لی اور چھڑکا تو اس نے سرخ چھینٹے گرے- حالتِ کشف کے بعد آپ نے دیکھا کہ وہ چھینٹے آپ کی قمیص پر بھی پڑے اور آپ کے پاس بیٹھے میاں عبداللہ سنوری صاحب پر بھی گرے- سنوری صاحب نے وہ قمیص حضرت مسیح موعود سے مانگ لی تھی اور حضور کی ہدایت پر اسے سنوری صاحب کی وفات پر ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا-

آپ کو کشفی طور پر خبر دی گئی کہ سورۃ العصر کے اعداد 4739 برس قمری حساب سے بنتے ہیں اور یہ حضرت آدم سے آنحضرتؐ کا دور ہے- ایک کشف میں دیکھا کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا ہے- ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کتاب کے بارہ میں آپ کو کشفی خبر دی گئی کہ یہ مضمون بالا رہے گا اور اس کے پھیلنے کے بعد دین کو تمکنت نصیب ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے- قادیان کے عظیم الشان شہر بننے کے بارہ میں آپ نے کشف دیکھا- کہ اس شہر میں بہت سیٹھ ہیں اور لوگوں کی بھیڑ ہے یہاں بہت روپیہ ہے قسم قسم کی دوکانیں اور کئی ذرائع آمدورفت ہیں-

خطبہ کے اختتام سے قبل حضور انور نے احباب جماعت کو جہیز کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک لڑکی کا دکھ بھرا خط ملا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ مجھے جہیز کی وجہ سے سسرال سے طعنے ملتے ہیں- یہ دکھ والی بات ہے- اول تو جہیز کو اہمیت نہ دیں- کیونکہ اصل جہیز تو لڑکی کی سیرت ہے- رشتہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد جہیز کا مطالبہ ناجائز ہے- آنحضرتؐ نے انتہائی سادہ کپڑوں میں بچیوں کو رخصت کیا- اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس خلق اور سیرت کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

تحریک جدید کے متعلق رؤیا وکشوف

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں- بیسیوں رؤیا وکشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے (-) بعض کو حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے غرض یہ ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا وکشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے-

اس کے علاوہ تحریک جدید کے واقعات اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے دیکھا اور جس میں بتایا گیا تھا کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا- چنانچہ شروع سے اس کی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر لگا رہی ہے چنانچہ رؤیا یہ ہے-

حضرت مسیح موعود نے ایک شخص سے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے- اس نے کہا کہ ایک لاکھ تو نہیں مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا- آپ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ پانچ ہزار تھوڑے ہیں- یہ اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں-''

(انیس سالہ کتاب صفحہ 14)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

شام کا ڈینٹل کلینک

18 جنوری 2003ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شام کے اوقات میں ڈینٹل کلینک کا انتظام کیا گیا ہے- ایسے مریض جو شام کو ڈینٹل کلینک آنا چاہتے ہوں وہ صبح یا شام کو پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوا کر معائنہ کروا سکتے ہیں- 31 مارچ تک اوقات 3 سے 7 بجے رات تک ہونگے-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1959ء ②

7 جون تا 13 اگست		حضور کا سفر نخلہ
14	جون	قاضی محمد اسلم صاحب نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب تقسیم اسناد کی صدارت کی۔
18	جون	بدھ مذہب کے دلائی لامہ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ جماعت بھارت کی طرف سے دیا گیا
	جون	تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست شائع ہوئی یہ فہرست 486 صفحات پر مشتمل ہے۔
6	جولائی	وزیر اعلیٰ کشمیر (بھارت) سے جماعتی وفد کی ملاقات۔
20 تا 23	جولائی	خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع حاضری 154 تھی۔
24 تا 27	جولائی	جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا دسواں سالانہ جلسہ حاضری 1250
	جولائی	ملک بھر میں شدید سیلاب اور جماعتی خدمات۔
21	اگست	وزیر اعلیٰ پنجاب (بھارت) سے جماعتی وفد کی ملاقات
8	ستمبر	آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی صدر اندرا گاندھی سے جماعتی وفد کی ملاقات
12	ستمبر	بیت نور فرینکفرٹ کا افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا یہ جرمنی میں جماعت کی دوسری اور یورپ کی چوتھی بیت الذکر ہے۔
25	ستمبر	حضرت بابا کرم الٰہی صاحب درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
25 تا 27	ستمبر	مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا دوسرا سالانہ اجتماع حاضری 225 سے زائد
8	اکتوبر	ہالینڈ کی مذاہب کانفرنس میں جماعت کی نمائندگی حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی۔
12 تا 27	اکتوبر	مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ساتویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس
23 تا 25	اکتوبر	خدام الاحمدیہ کا 18واں سالانہ اجتماع۔ 24 اکتوبر کو حضور نے خدام سے دعوت الی اللہ کرنے کا عہد لیا۔ فرمایا اس عہد کو چار ہزار سال تک دہراتے چلے جائیں۔ اجتماع میں 1902 خدام واطفال نے شرکت کی۔
23 تا 25	اکتوبر	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع۔
31 اکتوبر و یکم نومبر		مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا 5واں سالانہ اجتماع
5	نومبر	مشہور بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے بھودان تحریک کے بانی قادیان آئے۔
16	نومبر	جرمن ترجمہ قرآن کا نیا ایڈیشن سوئٹزرلینڈ کی جماعت نے شائع کیا۔
16	نومبر	مصر کے صحافی السید محمد عودہ اور ڈاکٹر فوزی حسن خلیل ربوہ آئے۔
30	نومبر	تفسیر کبیر سورۃ فرقان وشعراء کی اشاعت۔
یکم	دسمبر	لائبیریا میں ہیمر شولڈ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کو احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔
13	دسمبر	حضرت بابو فقیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ قادیان کے پہلے اسٹیشن ماسٹر تھے۔
14	دسمبر	بیت الفضل لندن سے انگلستان کے نامور مورخ پروفیسر لوئیس کا خطاب۔
15 تا 17	دسمبر	جلسہ سالانہ قادیان۔ کل حاضری 1200۔
26,25	دسمبر	جماعت نائیجیریا کا 11 واں جلسہ سالانہ۔
25 تا 27	دسمبر	جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کا 17 واں جلسہ سالانہ۔
31 دسمبر تا 2 جنوری 60ء		جماعت غانا کا 35واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 5000

متفرق

- بیت یادگار ربوہ کی تعمیر
- ماریشس میں بیت فضل عمر کی تکمیل
- افریقہ کے نو آزاد ممالک کے 70 رہنماؤں کو لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔
- جماعت کا جلسہ سالانہ ملکی انتخابات کی وجہ سے جنوری 60ء میں منعقد ہوا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(61)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

عمر بڑھانے کا نسخہ

دعوت الی اللہ کی عظیم برکات میں سے ایک یہ ہے کہ خلوص نیت سے خدمت دین کرنے والے خوش نصیب داعیان الی اللہ کی عمر میں برکت دی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمہ (دین) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں یونہی چلی جاتی ہے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے ایک تیر لگا اور اس سے خون جاری ہو گیا۔ اس نے دعا کی کہ اے اللہ عمر کی تو مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔ البتہ میں یہود کا انتقام دیکھنا چاہتا تھا جنہوں نے اس قدر اذیتیں اور تکلیفیں دی ہیں۔ لکھا ہے کہ اسی وقت اس کا خون بند ہو گیا۔ جب تک کہ وہ یہود ہلاک نہ ہوئے اور جب وہ ہلاک ہو گئے تو خون جاری ہو گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔

(ملفوظات جلد سوم ص563)

ایک زبردست نشان

''ایک دن ایک شخص آیا۔ اس نے حضرت مسیح موعود کو رقعہ لکھا کہ میں چالیس دن یہاں ٹھہروں گا۔ اور میں نشان کا طالب ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے اسے بلایا۔ اور فرمایا۔ ممکن ہے۔ اس عرصہ میں نشان ظاہر ہو۔ مگر تم اسے نشان نہ مانو۔ دیکھو تیس سال سے ہم نے لکھ دیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ آپ ہی بتائیں کہ کیا ہم نے آپ کو کرایہ بھیجا۔ یا یہاں کوئی آپ کو کام تھا۔ آپ کو کس نے بلایا۔ کیا اس پیشگوئی کے آپ مصداق نہیں ہیں اس موضوع پر آپ نے زبردست تقریر فرمائی تھی۔

یہی نشان حضرت مسیح موعود نے اس امریکن پادری کو دیا تھا۔ جو مع اپنی میم کے امریکہ سے آیا تھا۔ جب اس نے نشان کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا تھا۔ کہ آپ میرے الہام کے مطابق یہاں آئے ہیں۔'' (الحکم 21/مارچ 36ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سلسلہ وار خطاب

دین حق میں عورت کا مقام

قسط پنجم آخر

(۔) کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور (۔) اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات بخش (۔) اور ظالموں کی قوم سے مجھے نجات عطا فرما۔ اس میں کیا ماڈل ہے اور مردوں کے لیے کیا نصیحت ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک عورت کا خاوند سے رشتہ ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قدیم زمانوں میں یہ رشتہ ایسا تھا کہ عورت کلیتہً اپنے خاوند کے تابع مرضی اور مغلوب ہوا کرتی تھی۔ پھر خاوند اگر بادشاہ ہوتو اور بھی زیادہ رعب اور ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ عام خاوند سے بھی اس زمانہ میں انکار کی مجال نہیں تھی اور عورت کلیتہً خاوند کے تابع ہوا کرتی تھی لیکن خاوند اور وہ بھی پھر بادشاہ۔ اور بادشاہ بھی وہ فرعون جس کی ہیبت اور جبروت کے قصے بائبل اور قرآن میں نیز تاریخ میں بھی محفوظ ہیں۔ سخت ظالم اور خدا کا دشمن اور اپنے آپ کو خدا کہنے والا۔ اس سے زیادہ کسی کے ایمان کو خطرہ پیش نہیں آ سکتا جیسا فرعون کی بیوی کو تھا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی ان انتہائی مخالفانہ حالات میں حفاظت کی بلکہ اس حفاظت کا طریق بھی خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ کیسے حفاظت کی۔ فرمایا وہ جابر فرعون کے ظلم سے بچنے کیلئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے صرف اپنے عزم پر توکل نہیں رکھتی تھی بلکہ اپنے رب کے حضور عاجزانہ گریہ وزاری کیا کرتی تھی۔ فرعون کی بیوی آسیہ ایسے خطرناک اور جابرانہ حالات میں موسیٰ پر اپنے ایمان میں نہیں ڈگمگائی۔

پس ہر مومن جس پر کوئی جابرانہ نظام مسلط ہو اور اس کے دین کو زبردستی بدلنے کی کوشش کرے تو کم از کم اس عورت جتنی تو ہمت دکھانی چاہئے۔ لیکن اس کی طرح توکل اپنی ہمت پر نہ ہو بلکہ خدا سے مدد مانگتے ہوئے اسی کے حضور جھکے۔ یہی مثال مردوں کے علاوہ عورتوں پر بھی بدرجہ اتم چسپاں ہوتی ہے۔ بعض عورتوں کے خاوند بے دین اور مرتد ہو جاتے ہیں اور ساتھ اپنی بیوی کا دین بھی بدلنا چاہتے ہیں مگر اس بارہ میں وہ فرعون سے زیادہ جبر نہیں دکھا سکتے۔ پس کسی قیمت پر بھی عورت کو خاوند سے ڈر کر اپنا دین نہیں بدلنا چاہئے اور مسلسل دعا میں لگے رہنا چاہئے کہ اللہ اسے ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک اور مثال جو فرعون کی بیوی کی مثال سے بھی اعلیٰ ہے وہ حضرت مریمؑ کی مثال کے طور پر پیش فرمائی۔ فرمایا (۔) اور مریم بنت عمران کو دیکھو کہ اس نے کیسی اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اس میں خود اپنی روح پھونکی۔ یاد رکھئے یہاں اس میں (فیہ) کا لفظ استعمال ہوا (فیھا) کا نہیں۔ یعنی ہم نے مریم میں نہیں بلکہ اس کے بیٹے میں اپنی روح پھونکی کیونکہ یہاں ضمیر مذکر کی استعمال فرمائی ہے۔ بعض مفسرین اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ (فیہ) سے مراد وہ بچہ ہے جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ لیکن دوسری جگہ اس مضمون کو (فیھا) کہہ کے بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ ہم نے اس مریم میں اپنی روح پھونکی، اس عورت میں اپنی روح پھونکی۔ تو یہاں فرق کیوں ہے؟ فرق اس لئے ہے کہ یہاں مومنوں کی مثال دی گئی ہے۔ اور مریم کی بات کرتے کرتے مومن کو ضمیر کا مرجع بنا دیا گیا ہے کہ وہ مومن جو مریم کی شان اختیار کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ مریمی شان رکھتا ہے، اس میں ہم اپنی روح پھونکتے ہیں۔ تو ہر وہ مومن جو اپنے نفس کی حفاظت کرتے ہوئے ایک ایسی پاکیزگی اختیار کر جاتا ہے کہ خدا کے پیار کی نظر اس کی پاکیزگی پہ پڑتی ہے۔ اس سے جو اسے روحانی اولاد نصیب ہوتی ہے اور اس میں جو روح پھونکی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی پاکیزگی کے نتیجہ میں اسی کے اندر سے ایک اور ترقی یافتہ روحانی انسان پیدا کر دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مرد کے مریم کی طرح بچہ تو نہیں ہو سکتا لیکن روحانی طور پر اس کے اندر سے اللہ کا ایک اور برگزیدہ انسان پیدا ہو سکتا ہے۔

چنانچہ مریمؑ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ اس نے خدا تعالیٰ کے کلمات کی تصدیق کی اور اس کی کتب کی تصدیق کی اور وہ بہت ہی عاجزی اختیار کرنے والی عورت تھی۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مومن بلند تر روحانی درجہ نہیں پا سکتا جب تک نفسانی خواہشات سے کلیتہً اپنے آپ کو نہ بچائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلمات اور کتب کی تصدیق کرتے ہوئے وہ طریق نہ اختیار کرے جو مریمؑ نے اختیار کیا تھا کہ اس نے نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو پوری طرح بچانے کے بعد سب کلمات کی تصدیق کی، سب کتب کی تصدیق کی اور خدا کے حضور نہایت عاجزی اختیار کی۔ پس ان سب بڑے مراتب کے حصول کی خواہش نہ رکھتے ہوئے بھی اگر کوئی مومن مریم کی طرح عاجزی اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی عاجزی کو قبول کرتے ہوئے اس کے مراتب بلند فرمائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اسی مضمون کا ایک شعر ہے کہ

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

کہ تم ہر دوسرے انسان سے اپنے آپ کو کمتر سمجھو۔ شاید یہی عاجزی اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے اور وہ اپنے وصل کے گھر میں تمہیں داخل فرمالے (۔)

عورت کی مختلف حیثیتیں

اب میں اس حدیث کا ذکر کرتا ہوں جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی عزت اور احترام کو مردوں پر واجب کر دیا ہے۔ ہر مومن خواہ وہ چھوٹے درجہ کا ہو یا بڑے درجہ کا اس حدیث پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''۔ دنیا کی کسی کتاب سے دیگر انبیاء کا کوئی جملہ تو نکال کے دکھائیں جو اس کے ہم پلہ ہو۔ تمام دنیا کے مردوں کو جو ایمان لاتے ہیں، عورتوں کے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا کہ ان قدموں سے وہ اپنی جنت ڈھونڈیں۔ میرا پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ دنیا کے اکثر بڑے بڑے مذاہب اور معاشروں اور تہذیبوں سے مثالیں لے کر موازنہ کر کے دکھاؤں۔ کچھ میں نے اس کا آغاز کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اگر یہ شروع کر دیا تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ آپ جب دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے اور دوسرے معاشروں کی تعلیمات سے قرآن کریم کی تعلیمات کا عورت کے متعلق موازنہ کریں گے تو ہر غیر متعصب انسان کو دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق دکھائی دے گا۔

عورت بحیثیت بیٹی

اس مضمون پر بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ نگاہ دوڑائیں اور باقی مذاہب کو

دیکھیں وہی تین باتیں یہاں بھی دکھائی دیں گی۔ بیٹی کا یا تو کہیں ذکر ہی نہیں ملے گا جیسے بیٹی ہوتی ہی نہیں۔ یا ذکر ملے گا تو حقوق کی تلفی کے لحاظ سے۔ گائے، بھینس، بھیڑ، بکری کی طرح بیٹی کا ذکر ہوگا۔ بہرحال وہ تینوں باتیں جو میں نے شروع میں بیان کی تھیں ان کا اطلاق یہاں بھی ہوگا۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روکنا اور مال بٹورنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا حرام کر دیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

جہاں تک لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کو حرام قرار دینا ہے قرآن کریم میں واضح تعلیم موجود ہے۔ یہ حدیث اسی کی تشریح ہے۔ ان پرانے وقتوں میں اور آج بھی بعض علاقوں میں، افریقہ میں بھی اور بعض اور پسماندہ علاقوں میں جہاں ابھی تک نئی دنیا کی روشنی پوری طرح نہیں پہنچی، عورت سے یہی سلوک ہو رہا ہے۔ عورت کو ماں باپ کی ایسی کلیتہً ملکیت سمجھا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ اس سے کر گزریں کوئی قانون اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ اس لئے یہ تعلیم محض پرانے زمانہ کی بات نہیں رہی۔ آج بھی اس کا اطلاق ہو رہا ہے اور آج بھی اس کی ضرورت ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور ان کی پرورش اچھی طرح کرے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہوگی۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب) پھر ایک اور اسی مضمون کی ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوئیں یا تین بہنیں، اور وہ ان سے حسن سلوک کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔

(سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ماجاء فی النفقات علی البنات والاخوات)

ایک اور روایت میں دو بیٹیوں اور دو بہنوں کا ذکر ہے۔ اس مضمون پر مجھے کچھ تھوڑا سا تردد اس بات میں تھا کہ تین بیٹیوں کی تربیت میں تو ثواب ہو اور چار میں نہ ہو، پانچ میں نہ ہو، یہ عجیب سی بات ہے اور لازماً روایت سننے والے کو کوئی غلطی لگی ہے۔ بعض دفعہ روایت اس لئے تبدیل ہو جاتی ہے کہ مثلاً جس عورت کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اس کی تین بیٹیاں ہوں۔ جب آپؐ نے فرمایا تم نے تینوں بیٹیوں کی اچھی تربیت کی ہے تو جنت میں جاؤ گے تو سننے والے نے یہ سمجھا کہ تین ہی ہوں گی تو جنت میں جائے گا چوتھی ہوگی تو جنت ہاتھ سے گئی، یہ درست نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ایک ماں کو اپنی دو بیٹیوں سے جن کو وہ گود میں اٹھائے ہوئے تھی ان سے نہایت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے دیکھا۔ جب آپ نے یہ واقعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ پس اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ تھا اور دو لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ ہے۔ گویا دو یا تین کا جھگڑا نہیں۔ خواہ ایک بیٹی بھی ہو کوئی اگر اس کی اچھی تربیت کرے گا اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرے گا تو اللہ ضرور اس کو جزا کے طور پر جنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ بغیر تعداد کے عموماً بچوں کی عمدہ تربیت اور ان سے حسن سلوک کا ذکر حضرت عائشہؓ ہی کی ایک اور روایت میں ملتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالے اور وہ ان سے بہتر سلوک کرے وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔ (بخاری۔ کتاب الادب)

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص جس کی بیٹیاں ہوں گی وہ جنت میں چلا جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ بیٹیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا ہو۔ دو طرح کی آزمائشیں ہیں۔ بعض معاشروں میں عورت کو نعوذ باللہ من ذالک اتنا حقیر سمجھا جاتا ہے کہ جب کسی کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوں تو وہ شرم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ایسا شخص یقیناً آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی رضا کی خاطر دنیا کی تذلیل کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے اور ہمت اور حوصلہ دکھائے اور ان کی تربیت میں اور ان سے حسن سلوک میں کمی نہ کرے تو وہ یقیناً جنت کا مستحق ہوگا کیونکہ اس کے حسن سلوک میں باپ اور بیٹی کی محبت کارفرما نہیں بلکہ خدا کی محبت کارفرما ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی آزمائشیں ہیں جو بیٹیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

عورت کو بیاہ شادی کا اختیار

جہاں تک عورت کے بیاہ شادی کے اختیار کا تعلق ہے اسلام دنیا میں واحد مذہب ہے جس نے اس اختیار کو نہ صرف قائم فرمایا بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے قائم فرمایا (جب کہ ساری دنیا میں سوائے ان معدودے چند معاشروں کے جہاں روایتی طور پر بعض مخصوص قبیلوں کی عورتیں مردوں پر غالب تھیں، دنیا بھر میں ہر جگہ تاریخ عورت ہی کو مظلوم اور مغلوب دکھاتی ہے) کنواری بچیوں کے اس اختیار کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ وہ اپنے خاوند کے چناؤ کا خود فیصلہ کرسکیں۔ صرف اسلام ہے جس نے عورت کے اس حق کو قائم فرمایا اور اس زمانہ میں قائم فرمایا جب کہ عورت کے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک ہوتا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور یہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا کہ چاہے تو نکاح کو قائم رکھ، چاہے تو نہ رکھ۔

(سنن ابوداؤد فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یشا رھا)

ایک اور بڑی دلچسپ روایت ملتی ہے کہ ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مالدار شخص سے کر دیا جس کو لڑکی ناپسند کرتی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ایک تو مجھے آدمی پسند نہیں دوسرے میرے باپ کو دیکھیں کہ مال کی خاطر نکاح کر رہا ہے میں تو بالکل پسند نہیں کرتی۔ بہت ہی کوئی نفیس اور پاک طبیعت کی بیٹی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو آزاد ہے۔ کوئی تجھ پر جبر نہیں ہو سکتا جو چاہے کر۔ اس کی نفاست طبع دیکھیں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے۔ میں تو اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ ہمیشہ کے لئے عورت کا حق قائم کر کے دکھاؤں تا کہ دنیا پر یہ ثابت ہو کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو اس کی مرضی کے خلاف رخصت نہیں کر سکتا۔ اب جب آپؐ نے حق قائم فرما دیا تو خواہ مجھے تکلیف پہنچے، میں باپ کی خاطر اس قربانی کیلئے تیار ہوں۔

(مسند احمد جلد2صفحہ136ابن ماجہ ابواب النکاح باب من زوج ابنتہ وھی کارھة)

بخاری میں ایک اور روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصولاً بھی عورت کو خواہ وہ بیوہ ہو یا مطلقہ ہو یا دوشیزہ ہو نکاح کے متعلق یہ اختیار دیا کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کہیں نہیں کروایا جا سکتا۔ (بخاری کتاب النکاح)۔ خصوصیت کے ساتھ یتامیٰ کے متعلق آپؐ نے فرمایا: لاتنکحوا الیتامی حتی تستامروھن یتیم لڑکیوں کے متعلق خاص طور پر خیال رکھنا کہ ان کے نکاح ان کی مرضی کے بغیر نہ کرنا۔

(دار قطنی کتاب النکاح)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حق کو اس شدت سے نافذ کروانا چاہتے تھے کہ خود بھی باوجود اس کے کہ مامور تھے کہ اگر کسی کو حکم دینا چاہتے تو دے سکتے تھے لیکن آپؐ اس سے احتراز فرماتے تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر ایک خاتون نے واضح طور پر یہ وضاحت چاہی کہ ''یا رسول اللہ حکم دے رہے ہیں یا مشورہ ہے''۔ چنانچہ وہ روایت بڑی دلچسپ ہے۔ ایک لونڈی جس کا نام بریرہ تھا، کا نکاح ایک شخص مغیث نامی سے ہوا۔ چونکہ اولاد ہوتے ہی لونڈی، لونڈی نہیں رہتی بلکہ آزاد ہو جاتی ہے اس لیے اسے ایک آزاد کی طرح وہ سارے حقوق مل گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ بریرہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا حق دلوایئے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اور مغیث کو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اس کو اتنی محبت تھی کہ وہ بے اختیار

رونے لگا اور گریہ وزاری کرنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی۔ روتا روتا بریرہؓ کے پیچھے پیچھے دوڑا میرے پاس واپس آ جاؤ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منظر دیکھ کر اتنا اس پر رحم آیا کہ آپؐ نے بریرہ سے کہا کہ بریرہ خدا سے ڈرو۔ وہ کل تک تمہارا شوہر تھا۔ اس سے تمہیں اولاد ہو چکی ہے اس لئے کچھ دل میں رحم کھاؤ۔ کچھ اس پر رحم کرو۔ بریرہ نے پلٹ کر یہ عرض کیا (۔) یا رسول اللہ! کیا آپؐ مجھے حکم دے رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں میں سفارش کر رہا ہوں۔ اس پر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ناصحانہ ارشاد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (بخاری کتاب الطلاق باب شفاعة النبیؐ فی زوج بریرة سنن ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی مملوكة العتق)

بریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہ مان کر اگرچہ نامناسب رویہ اختیار کیا مگر اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حق سمجھتے ہوئے اسے حکماً مجبور نہیں فرمایا اور قیامت تک ایسی صورتوں میں عورت کے اس حق کی اصولی حمایت فرمائی اور یہ مثال قائم کر دی کہ خدا نے جو حقوق دیئے ہیں ان میں رسول بھی کبھی دخل نہیں دے گا۔ کون ہے دنیا میں جو اسلام کے ہوتے ہوئے عورت کو کسی حق سے محروم کر سکتا ہے؟

عورت بحیثیت ماں

اگرچہ قرآن کریم کی تعلیم میں مختلف آیات ماں اور باپ دونوں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتی ہیں لیکن وہ آیات بھی ہیں جو مخصوص طور پر بحیثیت ماں عورت کا ذکر کرتی ہیں اور اسے مرد سے ایک بالا مقام عطا کرتی ہیں۔ جہاں تک ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسن سلوک اور ادب کا تعلق ہے مندرجہ ذیل دونوں آیات دونوں کا برابر ذکر فرما رہی ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے: (۔) (بنی اسرائیل 24-25)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں (۔) ان کو اف تک نہیں کہنا (۔) اور ڈانٹنے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ یہاں ''ان کو ڈانٹنا نہیں'' غلط ترجمہ ہو گا کیونکہ جب اف نہیں کہنے دیا تو ڈانٹنے کا پھر کیا سوال ہے۔ تو محاورةً اس کا ترجمہ یہ ہو گا ''ان کو اف تک نہیں کہنا۔ ڈانٹنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں''۔ (۔) بلکہ ان سے تم تکریم کی بات کیا کرو۔ قول کریم کہتے ہیں بہت ہی ملاطفت اور نرمی اور احسان کا قول۔ اس لئے فرمایا کہ صرف منفی تعلیم نہیں ہے کہ تم نے اف نہیں کہنا اور تمہارا حق ادا ہو گیا بلکہ جب بھی بات کرنی ہے نہایت عزت اور احترام کے ساتھ بات کرنی ہے۔

دوسری آیت میں ماں باپ سے ایسے سلوک کا ذکر فرمایا ہے جیسے کوئی پرندہ اپنے بچوں سے کرتا ہے۔ فرمایا ان دونوں پر اپنی عاجزی کے پر جھکا دو اور یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے رب ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جس طرح بچپن میں انہوں نے میری تربیت کی تھی۔

اس آیت سے ایک زائد بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ جن ماں باپ نے بچپن سے بچوں کے ساتھ نرمی کا سلوک نہ کیا ہو اور اچھی تربیت نہ کی ہو، ان کے بچے ان کے لیے یہ دعا کر ہی نہیں سکتے۔

ہمارے معاشرہ میں جہاں بعض خاندان اکٹھے رہتے ہیں اور غیر شادی شدہ بچوں کے علاوہ شادی شدہ بیٹے بھی اسی گھر میں رہتے ہیں وہاں بعض ایسی بہوئیں بھی دیکھی جاتی ہیں جو اپنی ساسوں یعنی اپنے خاوند کی ماؤں کو سارا سارا دن کوستی رہتی ہیں۔ ایسے گھروں میں رہنے والے سب افراد کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ واقعتہً ساسوں کا قصور ہوتا ہے اور وہ بہوؤں پر ظلم کرتی ہیں یا اپنے بیٹوں کے پیار میں وہ جب اپنی بیوی کو سیر و تفریح پر لے جائیں اور واپس آنے میں دیر کر دیں تو ٹسوے بہانے لگتی ہیں کہ تم نے دیر کر کے مجھے طرح طرح کے توہمات اور اذیت میں مبتلا کر دیا ہے، معلوم ہوتا ہے تمہیں اپنی بیوی سے اپنی ماں کی نسبت زیادہ پیار ہے۔

مغربی ممالک میں عموماً اس کے برعکس صورت ملتی ہے۔ بیاہتا جوڑے اپنے ماں باپ کا خیال ہی دل سے نکال دیتے ہیں اور بعض تو تہواروں کے سوا گھروں میں جھانک کر بھی نہیں دیکھتے اور اگر کبھی بھولے سے آ بھی جائیں تو بوڑھے ماں باپ وارے وارے جاتے ہیں کہ تم نے ہم سے بہت پیار کا سلوک کیا ہے کہ ہماری خبر گیری کو آ گئے ہو۔ اس میں بہت سے استثناء بھی ہوں گے اور یقیناً ہیں بھی۔ لیکن اپنے ماں باپ سے غافل ہو جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بلکہ اگر ان دونوں میں سے کوئی زیادہ بیمار پڑ جائے تو اس کی خبر گیری کرنے کی بجائے انہیں ہسپتالوں یا Old People's Home کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ انتہائی بددل ماں یا باپ اپنی حالت زار کو دیکھ کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم نے محض ماں باپ کے حق ہی کی بات نہیں کی بلکہ جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے۔ نہایت عزت و احترام سے اور نرمی کا سلوک کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

ایک اور آیت میں محض نصیحت ہی نہیں کی گئی ہے بلکہ وصیت کی گئی ہے۔ اور عربی میں نصیحت اور وصیت میں فرق یہ ہے کہ نصیحت تو عام طور پر اچھی بات سمجھانے کو کہتے ہیں لیکن وصیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت تاکیدی حکم ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (الاحقاف آیت 16) کہ ہم نے انسان کو بڑی قوی وصیت کی ہے جسے ٹال لینے کا ہم اسے اختیار نہیں دیتے۔ کہ اپنے ماں باپ دونوں سے ہی احسان کا سلوک کرے۔ پھر یہ آیت باپ کے ذکر کو چھوڑ کر خصوصاً ماں کے ذکر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ فرمایا (۔) وہ یاد رکھے کہ اس کی ماں نے کس طرح اسے کتنی تکلیفیں اٹھا کر اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ (۔) اور جب اس کی ولادت ہوئی اور اس سے فارغ ہوئی وہ وقت بھی ماں کے لئے انتہائی تکلیف اور اذیت کا وقت تھا (۔) حمل کی مدت کے علاوہ اس کے دودھ پلانے کی مدت کا بھی ذکر فرمایا جو (۔) یعنی اڑھائی سال بنتی ہے۔ گویا نو مہینے تو پیٹ کے اندر اور بعد میں تقریباً دو سال بچوں کو دودھ پلا کر پالنا پڑتا ہے۔

جو شریف النفس بچے ہیں وہ اپنے بڑھاپے تک اپنی ماؤں کے یہ احسان نہیں بھلاتے۔ ماں کے توسط سے خدا تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جو ماں کے حقوق ادا کرنے والا بچہ ہے وہ لازماً خدا کے حقوق بھی ادا کیا کرتا ہے اور جو ماں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا وہ خدا کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا۔ یہ دوسرا مضمون بھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ چنانچہ رحمی رشتوں کے حق ادا کرنے والوں کے لئے قرآن و حدیث میں بکثرت خوشخبریاں موجود ہیں۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جو رحمی رشتوں کے حق ادا کرتا ہے وہ رب رحمان کا قرب پا لیتا ہے۔ اسی طرح جو ماں کے رحمی رشتوں کو کاٹتا ہے وہ رب رحمان کے رشتوں سے بھی کاٹا جاتا ہے۔

عورت سے تمہارا آغاز ہوتا ہے جس طرح خدا سے کائنات کا آغاز ہوا ہے۔ تم رحم میں اس طرح پل کر اپنے منتہا کو پہنچتے ہو جس طرح خدا کی رحمانیت نے آغاز آفرینش سے ترقی دیتے ہوئے کائنات کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچا دیا اور یہ دونوں رشتے ایسے ایک دوسرے سے منسلک ہو چکے ہیں کہ ایک کو کاٹو گے تو دوسرے سے بھی کاٹے جاؤ گے۔

پس میں آخر پر جماعت کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ رحمی رشتوں کی حفاظت پر مستعد ہو جائیں۔ مجھے بہت ہی افسوس سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جو بے دھڑک ہو کر رحمی رشتوں کو کاٹتے اور ان کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ وہ ذرا بھی نہیں سوچتے کہ وہ خود اپنی شہ رگ پر چھری پھیر رہے ہیں اور دنیا کی حرص میں مبتلا ہو کر رب رحمٰن سے ہمیشہ کیلئے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے خود آج نہیں تو کل ضرور اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ ایسی حالت میں اس کے حضور حاضر ہوں کہ ان کا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ان پر رب رحمٰن کی نظر نہیں پڑے گی۔

پس اگر اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہو تو رحمی رشتوں کی حفاظت کرو۔ دنیا کے عارضی فوائد کے لئے رحمی حقوق کو قطع نہ کرو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور جماعت کو ہمیشہ دنیا میں رحمی حقوق کے قائم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18، 25 جنوری، یکم، 8، 15، 22 فروری 2002ء)

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب

آپ کے ایک بیٹے 1947ء میں قادیان میں قربان ہو گئے

مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو حنفی کا ذکر خیر

آپ نے 1923ء میں مشرقی افریقہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی

والد محترم 10 اکتوبر 1885ء کو چک سان ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عبدالحکیم قریشی آپ کی پیدائش سے قبل آسٹریلیا چلے گئے تھے' جہاں انہوں نے دوسری شادی کر لی تھی۔ اس طرح آپ کی تعلیم و تربیت آپ کی والدہ محمد بی بی کے سپرد تھی۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز پرائمری سکول کوٹ سعداللہ سے کیا جو گاؤں سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ پھر آپ کو مشن ہائی اسکول ڈسکہ میں داخل کرا دیا گیا۔ پادریوں کو جب پتہ چلا کہ ان کے والد آسٹریلیا میں ہیں اور ان کی شدید خواہش ہے کہ اپنے والد کے پاس جائیں' تو انہوں نے لالچ دیا' کہ اگر عیسائی ہو جاؤ' تو ہم تمہیں آسٹریلیا تمہارے والد کے پاس پہنچانے کا انتظام کر دیں گے۔ جب والد صاحب نے اس کی اطلاع والدہ کو دی تو انہوں نے فوری طور پر انہیں واپس بلا لیا' اور آپ کو مزید تعلیم کے لئے لاہور آپ کی پھوپھی جو مولوی اصغر علی صاحب روحی کی بیگم تھیں بھجوا دیا۔

آپ ان دنوں کو یاد کر کے بڑے دکھ اور کرب سے بیان کیا کرتے تھے' ایک دن جب گھر سے نکلے' تو لوگوں کو ریلوے لائن کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ جہاں لوگ گاڑی کو پتھر مار رہے تھے' اور کہہ رہے تھے'' اوئے مرزا دوڑ گیا'' وغیرہ آپ رندھی ہوئی آواز میں کہتے میں نے بھی دو تین پتھر گاڑی کی طرف پھینکے۔ اور روتے ہوئے کہتے۔'' اب دیکھو وہی حبیب اللہ اسی مرزے کی جوتیوں کا غلام ہے۔''

تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ فوج کی میڈیکل کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کو افریقہ بھجوا دیا گیا۔ جہاں آپ مشرقی افریقہ میں ٹانگا نیکا کے مختلف ہسپتالوں' دارالسلام' ٹبورا' ڈوڈوما اور کیمبوگوٹو میں خدمت بجا لاتے رہے۔

آپ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کے ذریعے احمدیت کی روشنی سے منور ہوئے۔ اور 1923ء میں بیعت کی سعادت پائی۔

آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی۔ آپ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ 1924ء میں نظام وصیت سے منسلک ہونے کی سعادت حاصل کی۔

آپ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ تو آپ کے دل میں ایک قسم کا انقباض پیدا ہوا۔ کہتے ہیں اسی رات مجھے ایک نظارہ دکھایا گیا کہ

میں ایک وسیع میدان کے درمیان کمبل میں لپٹا پڑا ہوں۔ اچانک میری دائیں جانب سے فوجیوں کے مارچ کرنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ مجھے احساس ہوتا ہے فوج میرے پاس سے گزر رہی ہے۔ میں سخت کوشش کرتا ہوں کہ کمبل سے آزاد ہو کر انہیں دیکھوں۔ مگر کامیاب نہیں ہوتا۔ اسی طرح کی آوازیں میری بائیں جانب سے آتی ہیں۔ باوجود کوشش کے میں فوج کو دیکھ نہیں سکتا۔ اسی کوشش اور پریشانی میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے توبہ استغفار کیا۔ اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی۔ اور فوری طور پر اپنے ہر خورد و کلاں کو تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں شامل کیا۔ (ملاحظہ ہو صفحہ 280 'تحریک جدید' پانچ ہزاری مجاہدین' دفتر تحریک جدید' ربوہ مطبوعہ 1959ء) اس کے علاوہ آپ نے اپنے منجھلے بیٹے محمد منیر خاں شامی کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔

آپ کے احمدیت قبول کرتے ہی آپ کے والدین کیا۔ سب رشتہ داروں نے بھرپور مخالفت شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابا جی اپنے ایمان میں اور مضبوط ہوتے چلے گئے۔ جب بھی خاندان میں کوئی تقریب ہوتی۔ آپ سے بحث مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

جب آپ مجھے کوٹ سعداللہ سکول میں داخل کروانے گئے تو ہیڈ ماسٹر جو کٹر اہل حدیث تھا آپ سے بحث میں الجھ پڑا۔ اور تو اس کا کوئی بس نہ چلا' دو تین دن کے بعد بہانہ بنا کر اس نے میری اچھی طرح پٹائی کر دی۔

افریقہ میں ابا جی کے ساتھیوں میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے علاوہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک' ڈاکٹر محمد دین صاحب (گوجرانوالہ) اور مکرم عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ کے علاوہ ولون صاحب' مکرم مختار احمد صاحب ایاز تھے۔ یہ سب دوست مل کر جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے۔

آپ نے تعلیم و تربیت کی غرض سے بچوں کو قادیان میں رکھا ہوا تھا۔ 1947ء کے فسادات کے دوران آپ کے واقف زندگی بیٹے محمد منیر خان صاحب شامی سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ جواں سال بیٹے کی شہادت کی اطلاع ملنے پر آپ نے جس صبر اور راضی برضا ہونے کا مظاہرہ کیا۔ اس کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 11 جون 1999ء (مطبوعہ الفضل ربوہ 7 ستمبر 1999ء) میں از راہ ذرہ نوازی درج ذیل الفاظ میں فرمایا۔ حضور منیر شہید کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''آپ کے والد صاحب (ڈاکٹر حبیب اللہ خان' ناقل) جو ان دنوں تنزانیہ میں تھے' وہ بھی اللہ کے فضل سے بہت مخلص انسان تھے دراصل ان سے ہی خلوص ورثہ میں پایا تھا۔ ان کی ڈائری کے اندراج بتاریخ 3 ستمبر 1947ء میں یہ پرخلوص عبارت درج ہے۔

''آج قادیان میں عزیز محمد منیر شامی نے شہادت پائی۔ الحمدللہ (۔)''

1947ء میں تقسیم ملک کے بعد آپ کے بچے پاکستان میں اپنے آبائی گاؤں چک سان ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ آپ بھی وقت سے پہلے پنشن لے کر پاکستان آ گئے۔ اور بچوں کی تربیت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد بچے اپنا اپنا قرآن کریم لے کر دائرے میں بیٹھ جاتے۔ ہر بچہ ایک ایک رکوع کی تلاوت کرتا جاتا۔ آپ ترجمہ کرتے جاتے بچے ساتھ ساتھ ترجمہ دہراتا جاتا۔ اس طرح ہم بچوں کو کبھی بھی قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنے میں دقت پیش نہیں آئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب کے درس کا اہتمام تھا۔ آپ ہمیں مشکل مقامات سمجھاتے جاتے۔ آپ خوش الحان تھے۔ درثمین سے دعائیہ اشعار اکثر اونچی آواز میں بار بار پڑھتے۔ اور بچوں کو ان کا مطلب سمجھاتے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک سال خشک سالی کی وجہ سے بارشیں کم ہوئیں۔ ایک دن جب بارش ہو رہی تھی اور ہم سب آموں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے شعر کا مطلب ہمیں بڑے انوکھے انداز سے سمجھایا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

دیکھو ہمیں بارش کی کتنی ضرورت تھی۔ اب یہ بارش ہو رہی ہے۔ چنانچہ بارش کے وقت پر ہونے کی وجہ سے ہر کوئی خوش اور خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا رہا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ کو ایک ہادی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود ٹھیک وقت پر دنیا کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔''

جب بچوں کی تعلیمی ضروریات بڑھیں تو آپ گاؤں سے گکھڑ منڈی آ گئے۔ خدمت خلق کے جذبہ سے ''قریشی میڈیکل ہال'' کے نام پر غریبوں اور ناداروں کے علاج معالجہ کے لئے شفاخانہ قائم کیا۔ گکھڑ منڈی کی جماعت کو منظم کیا۔ اور جب تک گکھڑ میں رہے جماعت کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ 1953ء کے فسادات اور مخالفت کا بھرپور مقابلہ کیا۔ آپ ہمیشہ نادار طلباء کی مدد کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی بروقت مالی امداد سے گکھڑ کے کئی خاندانوں کے بچے اعلیٰ تعلیم سے سرفراز ہوئے۔

1952ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وقف زندگی کی اہمیت پر تواتر سے خطبات ارشاد فرمائے۔ ابا جی نے ایک دن مجھے کہا۔ اگر تم میری ایک بات مانو گے تو میں بہت خوش ہوں گا۔ میرے پوچھنے پر فرمانے لگے' مجھے اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیئے تھے۔ منیر کو میں نے خدمت دین کے لئے وقف کیا تھا۔ وہ شہید ہو گیا۔ باقی دو اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ تم پڑھ رہے ہو۔ میرا دل کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دو۔ میرے اثبات میں جواب دینے سے آپ بہت خوش ہوئے۔ اور فوری طور پر حضرت صاحب کی خدمت میں وقف پیش کر دیا۔

آپ شاعر بھی تھے۔ ''عابد'' تخلص رکھتے تھے۔ اکثر اپنے اشعار میں احمدیت اور خلافت سے اپنے خلوص اور محبت کا اظہار کرتے۔ ہر ضرورت کے وقت خدا سے گڑ گڑا کر دعا کرتے۔

افریقہ میں آپ نے کافی عرصہ ٹی۔ بی (T.B) ہسپتالوں میں خدمت کرتے ہوئے گزارا۔ آپ 1940ء میں اس بیماری سے سخت علیل ہو گئے۔ پریشانی کے عالم میں خدا تعالیٰ سے بیماری سے شفایابی کے لئے دعا کر رہے تھے۔ اسی عالم میں ایک رات سوتے میں آواز آئی ''تمہیں 17 دن کی چھٹی دی جاتی ہے''۔ سخت گھبرائے' چھٹی لے کر قادیان بچوں کے پاس آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں خواب تحریر کر کے۔ دعا کی درخواست کی۔ حضور نے تحریر فرمایا گھبرائیں نہیں یہ تو مبشر خواب ہے۔ آپ کو سترہ دن چھوڑ اس سے زیادہ سالوں کی زندگی کی خوشخبری دی گئی ہے۔'' حضور کی اس بشارت سے بھرپور تحریر کے بعد آپ بہت جلد صحت یاب ہو کر افریقہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے۔

آپ 1964ء میں میرے پاس ربوہ نقل مکانی کر کے تشریف لے آئے۔ اور 20 ستمبر 1974ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پائی۔ اب آپ بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ اور حضور کی بیان کردہ بشارت کے مطابق ٹھیک 34 سال بعد خواب پورا ہوا۔

احباب جماعت سے ابا جی کی بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد کی واقف نو بیٹی عزیزہ باسمہ طارق کے قرآن کریم ختم ہونے پر بیت المظفر لطیف آباد حیدرآباد میں مورخہ 18 جنوری 2002ء کو تقریب آمین ہوئی۔ اس موقع پر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) مکرم محمد صدیق صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ حیدرآباد نے دعا کروائی۔ بچی مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی شاء کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو زیور قرآن سے آراستہ کرتے ہوئے دین و دنیا کی بھلائی عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

قمر سلطان بعمر 6 ماہ ابن بشارت احمد صاحب چیمہ دارالصدر غربی حلقہ قمر بوجہ ڈبل نمونیا علیل ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے احباب سے بچے کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مکرمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ سخاوت علی صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کا فضل عمر ہسپتال میں پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ ابھی تک ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم اللہ یار ناصر صاحب کارکن دیوان (شعبہ مربیان) اور مکرم منیر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کے والد مکرم علی محمد صاحب آف کوٹ قاضی ضلع جھنگ مورخہ 15 جنوری 2003ء بعمر 90 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مورخہ 16 جنوری کو ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں محترم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم ہومیو ڈاکٹر راجہ منیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے چار بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ 1959ء میں خود بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے عطا ہونے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبداللطیف صاحب کپورتھلوی ابن حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 17 جنوری 2003ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے شب لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 94 سال تھی۔ آپ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی (یکے از رفقاء 313) کے پوتے تھے۔ 1908ء میں آپ کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام عبداللطیف عطا فرمایا تھا۔ آپ نے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ دعا گو بزرگ تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 19 جنوری کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب سابق معتمد ضلع لاہور مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم شمیم احمد صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب جرمنی اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی والدہ مکرم سفیر احمد قریشی مربی سلسلہ وفات پا چکی ہیں۔ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 4۔اپریل 2003ء بروز جمعۃ المبارک "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب واہمتہ الباسط صاحبہ موضع کوٹ امیر شاہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "قمر وسیم احمد" تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گل موضع کوٹ امیر شاہ ربوہ کا پوتا اور مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب دارالفتوح ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔

بقیہ صفحہ 8

فوج ملکی دفاع کیلئے پورے جذبے سے لڑے۔

جوہری اسلحہ کی ٹیکنالوجی کے کاغذات برآمد

اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں نے کہا ہے کہ انہیں ایک عراقی سائنسدان کے گھر سے تین ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے ایسے ثبوت ملے ہیں جن کا تعلق جوہری اسلحہ کی ٹیکنالوجی سے ہے۔ اقوام متحدہ کی جوہری ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ ان صفحات کا اس اعلامیہ میں ذکر نہیں تھا جو عراق نے گزشتہ ماہ اقوام متحدہ کے حوالے کیا تھا۔ محمد البرادی نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں سے متعلق ان کاغذات کی برآمدگی سے جنگ شروع نہیں ہوگی۔

ممکنہ جنگ کے خلاف مظاہرے

عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے شروع ہو چکے ہیں۔ امریکہ، ایشیا، روس، مشرق وسطیٰ، یورپ اور کینیڈا کے بڑے بڑے شہروں میں مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں سب سے بڑا مظاہرہ واشنگٹن اور سان فرانسسکو میں ہوا۔ ان مظاہروں میں ہالی وڈ کے اداکاروں نے بھی شرکت کی۔ واشنگٹن میں سردی کے باوجود پچاس ہزار افراد مظاہرے میں شریک ہوئے۔

بھارت عراق تعاون کے ثبوت

برطانوی خفیہ ایجنسیوں نے انکشاف کیا ہے کہ عراق کے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے پروگرام کا بھارت سے تعلق ہے۔ حالیہ بحران کے دوران بھی تجارتی ایٹمی سائنس دانوں نے جعلی ناموں سے متعدد بار عراق کے خفیہ دورے کئے ہیں اس مقصد کیلئے تیز رفتار کشتیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بھارتی کمپنی عراق کو کلورین پلانٹ لگانے میں مدد دے رہی ہے۔

اتحادیوں پر راکٹ سے حملے افغانستان میں

افغانیوں نے اتحادیوں پر راکٹوں سے حملے کئے ہیں۔ خوست ایئرپورٹ پر 10 میزائل چلائے گئے جن سے آگ بھڑک اٹھی انگور اڈے پر 20 گولے چلائے گئے اتحادیوں میں افراتفری مچ گئی۔ نقصانات کی تفصیل جاری نہیں کی گئی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

امراء، صدران، مربیان سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

ریفریجریٹرز، ایئرکنڈیشنرز (کمرشل انڈسٹریل اور سپلٹ ٹائپ) کی
انسٹالیشن اور مینٹیننس کیلئے
ری پبلک کولنگ سنٹر
فون 614862-041 موبائل 4861912-0320
ماڈل ٹاؤن اے گول مسجد مین بازار فیصل آباد

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
100% خالص معجون و مرکبات مشروبات و عرقیات نیز جڑی بوٹیاں صاف ستھری اور بارعایت طلب فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
Philips
PaA سسٹم۔ سیکیورٹی سسٹم۔ C.C.T.V۔ سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔ بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 2650347-051

مینوفیکچرز واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 4428520-4451030-051

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ
GHP کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹنسی

	SP-20ML	GS-10ML	SP-10ML
پوٹنسی رعایتی قیمت 30/200/1000	12/-	10/-	8/-
10M/50M/CM	18/-	15/-	12/-

سپیشل سالیوشن (ہومیو ادویات کیلئے آب حیات)

	450ML	220ML	120ML	60ML
رعایتی قیمت	50/-	30/-	20/-	15/-

اس کے علاوہ 80 اور 117۔ ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بک، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدرٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
منگل	21 جنوری	زوال آفتاب	12-20
منگل	21 جنوری	غروب آفتاب	5-34
بدھ	22 جنوری	طلوع فجر	5-40
بدھ	22 جنوری	طلوع آفتاب	7-05

پاکستان نے مسلمان ممالک کا اجلاس بلالیا

پاکستان نے واشنگٹن میں 25 جنوری کو ان 24 مسلم ممالک کے سفیروں کا اجلاس طلب کیا ہے جن ممالک کے شہریوں کو خطرناک قرار دیتے ہوئے امریکہ نے رجسٹریشن کروانے کا حکم دیا ہے- یہ اجلاس پاکستانی سفارتخانہ منعقد کرے گا- اس اجلاس میں پاکستانی وزیر خارجہ بھی شرکت کرینگے- حالات سے نمٹنے کے لئے حکمت عملی طے کی جائے گی- یاد رہے کہ اڑھائی سو سے زائد پاکستانی امریکی جیلوں میں ہیں- رجسٹریشن کے دوران مزید 6 گرفتار کر لئے گئے ایک طالب علم کو صرف اس لئے گرفتار کیا گیا کہ وہ ایرونا ٹکس کی تعلیم حاصل کر رہا ہے- اس وقت تک امریکہ سے ایک ہزار افراد کو پاکستان بھجوایا جاچکا ہے-

یورپی ممالک بھی رجسٹریشن کی پابندیاں لگا سکتے ہیں

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر چھوڑ کر تجارت نہیں کر سکتا' ہم زندہ قوم ہیں' 14 کروڑ عوام اور مسلح افواج پاکستان کے چپے چپے کا دفاع کریں گی' اگر بھارت نے جنگ مسلط کی تو یہ فائنل راؤنڈ اور آخری جنگ ہوگی' نائب وزیر اعظم ایڈوانی کا بیان ان کے جنگی جنون اور سوچ کی عکاسی کرتا ہے- انہوں نے کہا کہ امریکہ میں رجسٹریشن کے قانون کے بعد خدشہ ہے کہ یہ قانون یورپی ممالک میں بھی پھیل جائے گا- ہمیں آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا-

عبوری حکومت اور نئے انتخابات کا مطالبہ

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ عبوری حکومت اور نئے انتخابات کا مطالبہ کرنے والوں کی سوچ کی پذیرائی ملک کے مفاد میں ہے نہ قوم اور جمہوریت کے' تین ماہ قبل ملک میں انتخابات ہوئے اور ساڑھے تین سال بعد ملک میں جمہوریت بحال ہوئی - ان انتخابات میں ہمارے مخالفین جیتے بھی اور ہارے بھی اور اب وہ پھر نئے انتخابات کا مطالبہ کس بنیاد پر کر رہے ہیں- یہ امر پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے-

پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ کا اجراء-شرح منافع 11.04 فیصد

قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ نے ریٹائرڈ افراد کیلئے پنشنرز بینیفٹ اکاؤنٹ کے اجراء کا اعلان کر دیا ہے- اس اکاؤنٹ پر سالانہ شرح منافع 11.04 فیصد ہوگی- اور یہ اکاؤنٹ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہونگے- جبکہ ڈیڑھ لاکھ روپے تک کے اکاؤنٹس کو ود ہولڈنگ ٹیکس سے بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے- قومی بچت کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا اس اکاؤنٹ کی معیاد 10 سال تک ہوگی اور اس اکاؤنٹ سے منافع کی رقم ہر ماہ لینے کی سہولت ہوگی- اکاؤنٹ کھلوانے کیلئے کم از کم دس ہزار روپے جبکہ زیادہ سے زیادہ رقم کی حد دس لاکھ روپے ہوگی- یہ اکاؤنٹ وفاقی' صوبائی حکومتوں' مسلح افواج' نیم سرکاری اور خودمختار اداروں کے ریٹائرڈ ملازمین کھلوا سکیں گے- بعض شرائط پر دس سال سے پہلے بھی رقم نکالی جاسکے گی- انہوں نے کہا کہ پنشنر کی وفات کی صورت میں ان کی بیوہ یا بچے اس اکاؤنٹ کو چلا سکیں گے-

پاکستان کی پہلی آبدوز تمام تجربات میں کامیاب

پاکستان میں پہلی دفعہ مقامی سطح پر تیار کی جانے والی ''آگسٹا B-90 سعد'' آبدوز کو مزید تجربات کی غرض سے سمندر میں چھوڑا گیا آگسٹا آبدوز کے مختلف ٹرائلز میں اس کے کمیونیکیشن' چین' سٹیرنگ' مانیٹرنگ اور ماحولیاتی کنٹرول سسٹم کو چیک کیا گیا ہے- آئی ایس پی آر کے مطابق آبدوز کے سسٹم کے حوالے سے تمام ٹرائلز پوری طرح کامیاب رہے اور آبدوز کی تمام چیزیں ٹھیک کام کر رہی ہیں- آبدوز کے تمام تجربات میں کامیابی اس کی کوالٹی کے معیار کو ظاہر کرتی ہے یہ آبدوز اس سال کے وسط میں پاکستان نیوی کے حوالے کر دی جائے گی جس کے بعد یہ پاکستان کے پانیوں کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرے گی-

مشرف جمالی ملاقات

صدر جنرل مشرف اور وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کے درمیان آرمی ہاؤس میں ملاقات ہوئی - دونوں رہنما کچھ دیر ساتھ رہے- ملاقات میں جمالی حکومت کی کارکردگی اور ملک کو درپیش معاملات کا جائزہ لیا گیا- وزیر اعظم نے صدر مشرف کو اپنی حکومت کی خارجہ' اقتصادی اور تجارتی شعبہ میں کارکردگی سے آگاہ کیا- امریکی رجسٹریشن کے معاملہ سے پیدا ہونے والی صورتحال' دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ اور عراق کے معاملے پر بھی بات چیت ہوئی-

امریکہ کو شکست دینگے

عراقی صدر صدام حسین نے فوجی کمانڈروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جلا وطنی کا مشورہ دینے والے دشمن امریکہ کو بلند حوصلے سے شکست دیں گے- دشمن کو ٹیکنالوجی میں برتری کے باوجود جنگ سے قبل ہی شکست دیں گے-

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

جوہر مفید اطہرا
چھوٹی /50 روپے' بڑی /200 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوک شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza + Shop No.8 Block A,
Blue Area Islamabad + Supar Market Islamabad
PH:826948 + PH:275734-829886

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING,SHIELDS
STICKERS, VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP LHR.Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

احمد موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
157/13 فیروز پور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود
فون آفس 32-7572031 رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود فون دکان 213649 فون رہائش 211649

DASCO داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ہائی لکس - ہائی ایس- سوزوکی- مزدا - ڈاٹسن - پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ - لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205
پروپرائٹرز - داؤد احمد- محمد عباس- محمود احمد - ناصر احمد

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں-
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور- فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کیلئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے-
سکندر ماربل سٹور
یادگار چوک ربوہ طارق احمد فون: 213393

Naseem JEWELLERS
Trusted and Reliable name for
23k-22k Gold Jewellery
Prop: Mian Naeem Ahmad Tahir
Mian Waseem Ahmad (MBA)
Tel : 0092-4524-212837Shop
Tel:0092-4524-214321-Res
Aqsa Road,Rabwah
Email:wastah00@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور